
عرفان

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرفان

یہ کتاب تقسیم کیجیے

آپ اس ای بک کو بغیر کسی تبدیلی کے بلا معاوضہ تقسیم کر سکتے ہیں اور اپنے بلاگ یا ویب سائٹ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ دیگر کسی استعمال کے لیے info@SQais.com پر رابطہ فرمائیے۔ شکریہ

Free E-Book

You can freely distribute this E-Book unchanged for non-commercial purposes on any medium. For other usage please contact me at info@SQais.com Thanks.

پرنٹ کرنے کا طریقہ

آسانی سے پڑھنے کے لیے آپ اس کتاب کو پرنٹ بھی کر سکتے ہیں۔ اس کی ڈیزائننگ اس طرح کی گئی ہے کہ پرنٹنگ میں کم سے کم کاغذ کا ضیاع ہو۔ پرنٹ کرنے کے لیے:

1. اے فور (A4) سائز کا کاغذ استعمال کیجیے۔
2. سائیڈ سے مارجن ختم کر دیجیے۔
3. پہلے ایک صفحہ پرنٹ کر کے دیکھ لیجیے۔ اگر صحیح پرنٹ ہو جائے تو باقی بھی کر لیجیے۔ شکریہ

عرفان

شہزاد قیسؔ

آن لائن اہتمام

اُردو پبلک لائبریری

ضابطہ

نام کتاب	عرفان
شاعر	شہزاد قیسؔ
نظرِ ثانی	خانم شب زیدی
ناشر	یاسر جواد
پرنٹر	ڈیلٹا فوکس پرنٹرز، لاہور
ڈیزائنر	ریاض رحمان
اولین اشاعت	جولائی 2010ء
موجودہ اشاعت	پیر، 02 اپریل، 2018
قیمت	350/- رُوپے
صفحات	67

اِنتساب

سلسبیلِ کُن کے نام

سرحد

آگے بڑھے تو پر نہ رہیں گے جناب کے
سچے فرشتے نے کسی پروانے سے کہا

ہر دِن میں ایک رات ہے محسوس تو کرو

ہر دِن میں ایک رات ہے محسوس تو کرو
کتنی بڑی یہ بات ہے محسوس تو کرو

اِس میں حسیں بُتوں کا تصور مقیم ہے
دِل چھوٹا سومنات ہے محسوس تو کرو

خود محوری سے دید کو فرصت ملے اَگر
ہر ذَرّہ کائنات ہے محسوس تو کرو

تنہائی کا خیال بھی باطل کی دین ہے
تنہا بس اُس کی ذات ہے محسوس تو کرو

گر شَش جِہت وُجودِ خدا پر یقین ہے !
ہر چیز میں حیات ہے محسوس تو کرو

اِک جسم میں اِک آدمی ہوتا نہیں جناب
ہر شخص ، شخصیات ہے محسوس تو کرو

ہو گی نہ قیسؔ حُسن سے اِظہار میں پہَل
یہ اُن کی نفسیات ہے محسوس تو کرو

ہر خوشی کو زَوال ہے بابا

ہر خوشی کو زَوال ہے بابا
ایک غم کا سوال ہے بابا

جس کسی کو بھی گھِن نہیں آتی
اُس پہ دُنیا حلال ہے بابا

دانے دانے پہ نام کا مطلب
دانے دانے پہ جال ہے بابا

چیونٹیاں بھی ذَخیرہ کرتی ہیں
بانٹنے میں کمال ہے بابا

صرف اَچھے خیال سوچا کرو
یہ جہان اِک خیال ہے بابا

بولنے والے اِس لیے چُپ ہیں
کان والوں کا کال ہے بابا

قیسؔ نے جس کو دُکھ سے کاٹ دِیا
شعر وُہ بے مثال ہے بابا

ہاتھ سے تحریر شدہ شاعری کا تحفہ

ہر ماہ محدود تعداد میں اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی شاعری یا کتاب دوستوں کی خدمت میں قرعہ اندازی کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔ اگر آپ یہ تحفہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس ای میل پر رابطہ کیجیے

Gift@SQais.com

شہ رَگ میں جب کسی کا شبستان بن گیا

شہ رَگ میں جب کسی کا شبستان بن گیا
حمدِ مدام قلب کا ایمان بن گیا

دَھڑکن کے شور سے ہُوئی بیدار آرزُو
پتھر " نفختُ رُوحی " سے اِنسان بن گیا

تتلی ، گہر ، گلاب ہیں آیاتِ معنوی
لفظوں میں حُسن پھونکا تو قرآن بن گیا

بخشندگی کو عاصی بھی لازِم تھا کردگار
ہم نے خطائیں کی تو تُو رِحمان بن گیا

صد شکر دونوں کو ہی نکالا بہشت سے
بن باس ، چھیڑ چھاڑ میں آسان بن گیا

واعظ کے سجدے دیکھ کے دِل مانتا نہیں
کیسے فرشتہ لمحے میں شیطان بن گیا

ٹھکرا رہے تھے **قیسؔ** تو جنت تھا یہ جہان
جیسے ہی دِل لگایا تو زِندان بن گیا

کتاب خریدیے

آپ میری کتاب لیلیٰ خریدنے کے لیے علم و عرفان پبلشرز۔ 40 الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور تشریف لائیے یا گھر بیٹھے کیش آن ڈیلیوری کے لیے فون آرڈر کریں۔ قیمت 300 روپے بمعہ ڈاک خرچ۔ 144 صفحات۔ 330 گرام

Phone : 0092-42-37232336, 37352332

نوٹ: کچھ آٹو گرافڈ کاپیاں بھی موجود ہیں مگر ان کے لیے جلد آرڈر کیجیے

Buy my book "Laila" Visit Ilm-o-Irfan Publishers, 40-Alhamd Market Urdu Bazaar Lahore - Pakistan, 54000 or Order it on phone for home delivery. 144 Pages, 330 Grams, Price 300 Rs. (Including Postal Expenses(
Phone : 0092-42-37232336, 37352332
Note: For autographed copies order quickly

آنکھ بند کر کے لیجیے وہ کتاب
قیسؔ کا جس پہ نام ہے صاحب

سانس جب تک بحال ہے بابا

سانس جب تک بحال ہے بابا
آرزُو کا وَبال ہے بابا

سینکڑوں نعمتوں کا مل جانا
غالباً نیک فال ہے بابا

یار کے دَر پہ ناچتی ہے زَمین
زَلزلہ بھی دَھمال ہے بابا

شیخ سمجھاتا ہے مثالوں سے
اور وُہ بے مثال ہے بابا

او حرم جا کے کانپنے والے
ہر جگہ ذُوالجلال ہے بابا

دُوسری سمت کوئی ہے ہی نہیں
صرف آنکھوں کی چال ہے بابا

لیلیٰ بننے کی سب کو خواہش ہے
قیسؔ بننے کا کال ہے بابا

کیا آپ ٹوئٹر پر موجود ہیں؟

میرا ٹوئٹر اکاؤنٹ بہت زیادہ ایکٹو ہے۔ روزانہ تازہ اشعار کے ساتھ ساتھ مکمل غزلیات بطور الگ الگ اشعار ٹوئٹر پر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اگر آپ ٹوئٹر پر موجود ہیں تو میرے اس ٹوئٹر ہینڈل سے منسلک ہو سکتے ہیں۔

Twitter.com / ShahzadQais

عشق جب عینِ ذات ہو جائے

عشق جب عینِ ذات ہو جائے
خالقِ معجزات ہو جائے

عُمر بھر چُپ رہو تو ممکن ہے
کُن کہو کائنات ہو جائے

سجدۂ عشق میں " فرشتہ " بھی
عقل برتے تو مات ہو جائے

عقل کا زَن مرید عشق بنے !
کس قَدَر واہیات ہو جائے

دِل کی پاتال سے اَگر پھُوٹے
اَشک آبِ حیات ہو جائے

ریت پر گر نہ لکھے مجنوں نام
قِلّتِ کاغذات ہو جائے

قیسؔ پر ہنسنے والوں رَب نہ کرے!
آپ کے ساتھ ہاتھ ہو جائے

ٹیکسٹ فائلیں ڈاؤن لوڈ کیجیے

اگر آپ اپنی وال، پیج یا گروپس میں میری شاعری پیش کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی سہولت کے لیے یہ میری تمام کتب کی تازہ ترین ٹیکسٹ فائلیں موجود ہیں۔ یوں ایک تو آپ کو ٹائپنگ کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔ دوسرے یکساں اور تازہ ترین متن دستیاب ہو گا۔ حسب فرصت ملاحظہ کیجیے۔

http://SQais.com/QaisLaila.html	لیلیٰ
http://SQais.com/QaisDecember.html	دِسمبر کے بعد بھی
http://SQais.com/QaisTitliyan.html	تتلیاں
http://SQais.com/QaisEid.html	عید
http://SQais.com/QaisGhazal.html	غزل
http://SQais.com/QaisIrfan.html	عرفان
http://SQais.com/QaisInqilab.html	انقلاب
http://SQais.com/QaisDilkash.html	وُہ اِتنا دِلکش ہے
http://SQais.com/QaisNamkiyaat.html	نمکیات
http://SQais.com/QaisNaqsh.html	نقشِ ہفتم
http://SQais.com/QaisIlhaam.html	اِلہام
http://SQais.com/QaisShayer.html	شاعر
http://sqais.com/QaisBait.html	بیت بازی
http://SQais.com/Qais180.html	ایک سو اسی

کیا ہی اچھا خیال ہے بابا

کیا ہی اَچھا خیال ہے بابا
ہر جنون ایک حال ہے بابا

بخدا وَقت کا وُجود نہیں
صرف گھڑیوں کی چال ہے بابا

دُنیا میں آنا اِتنا واجب ہے
خون پینا حلال ہے بابا

یہ جہان اِک برہنہ، کُبڑی، چڑیل
اور تُو نونہال ہے بابا

صبر کرنا ہے اُتنا واجب تر
جس قدَر یہ مُحال ہے بابا

اَوّلیں سنگِ میلِ عشق، لحَد
تُو اَبھی سے نڈھال ہے بابا

قیسؔ کو شاعری نہیں آتی
یہ جنوں کا جلال ہے بابا

اس کتاب کا مکمل متن حاصل کریں

اگر آپ اپنی وال، پیج یا گروپس میں یہ شاعری پیش کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی سہولت کے لیے اس کتاب کی تازہ ترین ٹیکسٹ فائل موجود ہے۔ یوں ایک تو آپ کو ٹائپنگ کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔ دوسرے یکساں اور تازہ ترین متن دستیاب ہو گا۔

SQais.com / QaisIrfan.html

کون ہے جس پہ جاں وَبال نہیں

کون ہے جس پہ جاں وَبال نہیں
زیست آرام دِہ خیال نہیں

لاج سے سرخ گل کو کیا معلوم
بھنورے کا پیار لازَوال نہیں

آدمی رِزق کا وَسیلہ ہے
آدمی رَبِّ ذُوالجلال نہیں

لیلیٰ بھی ہر جگہ پہ آئے نظر
لیلیٰ کی بھی کوئی مثال نہیں

حُسنِ شعری عطائے رَبی ہے
شاعروں کا کوئی کمال نہیں

فکر نہ کر پہنچ ہی جاؤں گا
یہ مرا پہلا اِنتقال نہیں

موت آسان ہو گی اُس پہ **قیسؔ**
جس کے لب پر کوئی سوال نہیں

سایہ دَرویش پہ ہُما کا تھا

سایہ دَرویش پہ ہُما کا تھا
آخری باب جب کتھا کا تھا

بھولنے والا لوٹ تو آیا
وَقت مغرب کا یا عشا کا تھا

رُک گیا میں سزا سے کچھ پہلے
اُس کو اِحساس خُود خطا کا تھا

سانس روکے کھڑا تھا مَلکُ الموت
سامنا دیپ کو ہَوا کا تھا

بُت کدے میں مرا تو پھر کیا ہے؟
ماننے والا تو خدا کا تھا

سَب خزانے منگا لیے رَب نے
فیصلہ عشق کی جزا کا تھا !

دوڑ میں قیسؔ اَوّل آتے بنی
راستہ بس یہی بقا کا تھا

نیا ایڈیشن ڈاؤن لوڈ کریں

چونکہ میں اپنی کتب اپ ڈیٹ کرتا رہتا ہوں اس لیے ہو سکتا ہے اس کتاب کا نیا ایڈیشن آ چکا ہو۔ ابھی اس لنک کے ذریعے نیا ایڈیشن ڈاؤن لوڈ کیجیے۔

SQais.com / QaisIrfan.pdf

حرفِ آخر

جب تلک لکھنے والا زندہ ہے
ہر غزل نا تمام ہے صاحب

میری تمام شاعری ایک دائمی طالب علم کی مسلسل سیکھنے کی جدوجہد ہے۔ اس ضمن میں کسی کلام میں تبدیلی یا منسوخی کا عمل ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ آپ کسی بھی پہلو میں کوئی نقص یا بہتری کی تجویز رکھتے ہوں تو میں تہہ دل سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ضرور لکھیے میں حتی الامکان اپنے بیان، اظہار، مطالب اور پیشکش میں بہتری لانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔

صنم کو دیکھ کے اَپنا یہ حال ہوتا ہے

صنم کو دیکھ کے اَپنا یہ حال ہوتا ہے
خدا سے گہرا تعلق بحال ہوتا ہے

خطیب مخرجِ زیر و زَبر میں اَٹکا ہُوا
بلال عشق کے بل پر بِلال ہوتا ہے

فرشتے دِل نہیں رَکھتے ، یقین آتا ہے
کسی حسینہ کا جب اِنتقال ہوتا ہے

دُعا ہے عشق مرا ، تیری رُوح تک پہنچے
یہی نشاط فقط لازَوال ہوتا ہے

کسی شجر پہ پکے پھل نے مسکرا کے کہا
یہ عشق روزِ اَزل سے وَبال ہوتا ہے

وُفورِ آرزُو ، دَراَصل زِندگانی ہے
تمنا مرتی ہے تب اِنتقال ہوتا ہے

ہر ایک شخص میں خوبی تلاش کرنا **قیسؔ**
خدا تو جو بھی بنائے کمال ہوتا ہے

صرف جذبات پر جوانی تھی

صرف جذبات پر جوانی تھی
وَرنہ ہر شے یہاں کی فانی تھی

موت نے جلدبازی کی ورنہ
نیند سُولی پہ آ ہی جانی تھی

چند قبروں کو شب ہلا کے کہا
یاد ہے ! تم میں زِندگانی تھی

موت کا پھول کھلنے سے پہلے
زِندگی ، بے سُری کہانی تھی

موت سے لڑ کے اُس طرف پہنچے
زِندگانی ہی زِندگانی تھی

مٹی میں رولو گے شہنشہ کو ؟
قبر تو سونے کی بنانی تھی

قبر پر اُس کی سوچتا ہُوں **قیسؔ**
آہ ! کیا واقعی یہ فانی تھی

فقیہِ شہر کیوں اِس کو حرام کرتا ہے

فقیہِ شہر کیوں اِس کو حرام کرتا ہے
شرابِ عشق کا رَب اِنتظام کرتا ہے

یہ عشق ہی ہے جو اِنسان کے لبادے میں
رَہِ خدا میں مسلسل قیام کرتا ہے

جو دُوسروں کی خرابی پہ آنکھ رَکھتا ہے
"بڑے جہاد" کی خود روک تھام کرتا ہے

یہ کس کے حکم پہ تم سوچنے سے روکتے ہو
خدا تو سوچ کی دعوت کو عام کرتا ہے

نشان سجدے کا دولت ہے تو حفاظت کر
غرورِ تقویٰ بڑا بے لگام کرتا ہے

جو اَپنے نفس کو شیروں کی آنکھ سے دیکھے
دِل ایسے متقی کا اِحترام کرتا ہے

قلم میں **قیسؔ** کے دَھڑکن ترے تصور سے
بہارِ جان تجھے دِل سلام کرتا ہے

دَعوتِ شاہ پر تھا آیا ہُوا

دَعوتِ شاہ پر تھا آیا ہُوا
ایک پھل چکھتے ہی پرایا ہُوا

ذَرّے ذَرّے پہ آشکار ہُوں میں
راز ہُوں کان میں بتایا ہُوا

شرط باندھی ہے مجھ پہ خالق نے
آسمانوں پہ ہُوں میں چھایا ہُوا

بھائی! سجدے کا میں نے کب تھا کہا
مجھ سے تُو کیوں ہے خار کھایا ہُوا

بیج، پھل، پھول، مالی میں ہی ہُوں
اَپنی کھیتی میں ہُوں اُگایا ہُوا

ہونٹ ہُوں بوسہ دینے والا ہُوں
پھول ہُوں جُوڑے میں سجایا ہُوا

اَپنی تخلیق میں شریک ہُوں **قیسؔ**
ایک حد تک ہُوں میں بنایا ہُوا

کوئی مر جائے تو کیوں کہتے ہو یوں ہے، یوں ہے

کوئی مر جائے تو کیوں کہتے ہو یوں ہے، یوں ہے
دَرد کے آخری دَرجے پہ سُکوں ہے، یوں ہے

جسم سینے کے جو ماہر ہیں اُنہیں کیا معلوم
زَخم کی نوک فقط دِل سے بروں ہے، یوں ہے

آئینہ نقل کرے تیری ؟ کہاں ممکن ہے
ذائقہ، خوشبو، صدا، لمس، فُزُوں ہے، یوں ہے

کُن کہا یا مرے معبود ہمیں سمجھایا ؟
کُن کہے عشق تو دُنیا فیکوں ہے ، یوں ہے

بعض شعروں سے تو ہم پھر سے جنم لیتے ہیں
شاعری ذِہن کی خلقت کا فُسُوں ہے، یوں ہے

ہم نے یک طرفہ محبت میں جلا دی کشتی
یار کی سمت سے نہ ہاں ہے نہ ہُوں ہے، یوں ہے

زَہر کے خالی پیالے نے یہ سمجھایا قیسؔ
عقل کے آخری دَرجے پہ جنوں ہے، یوں ہے

اِک فقط لا مکاں نہیں دیکھا

اِک فقط لا مکاں نہیں دیکھا
تُو وہیں تھا جہاں نہیں دیکھا

چاند میں، مے میں، شبنمِ گل میں
ہم نے تجھ کو کہاں نہیں دیکھا

سخت حیرت ہے گُل پرستوں نے
آج تک باغباں نہیں دیکھا

دو جہانوں کی خاک چھانی ہے
کوئی تجھ سا یہاں نہیں دیکھا

کھو جنے والوں نے عقیدت میں
حجرۂ عارِفاں نہیں دیکھا

وَجد میں جب بھی نصف آنکھ کھُلی
خود کو بھی دَرمیاں نہیں دیکھا

قیسؔ حق الیقین مفتی نے
عاصیوں کا گماں نہیں دیکھا

تلاشِ عشق کا ہر راستہ مقدس ہے

تلاشِ عشق کا ہر راستہ مقدس ہے
جہاں جہاں ہے خدا وُہ جگہ مقدس ہے

پجارِیوں سے تو دُگنے فرشتے بیٹھے ہیں
سو دو تہائی سہی ، بُت کدہ مقدس ہے

حرم ، کلیسا ، معابد پہ اِختلاف ہے پر
ہر اہلِ دِل کے لیے آگرہ مقدس ہے

جو پانی گدلا ہو اُس کے نسب کو کیا کرنا
جو آج اَعلیٰ ہے وُہ سلسلہ مقدس ہے

پکے پکائے خیالات ، جھوٹ بانٹتا ہے
جو سوچ کاشت کرے وُہ شبہ مقدس ہے

جہان آئینہ ہے ، آئینہ خبیث نہیں
جو پاک دیکھے تو ہر آئینہ مقدس ہے

بدن میں شکر کا محشر بپا ہو جس سے **قیسؔ**
زَمانہ کچھ بھی کہے وُہ مزہ مقدس ہے

بات گر کھُل کے کروں، لوگ خفا ہوتے ہیں

بات گر کھُل کے کروں، لوگ خفا ہوتے ہیں
اِہلِ عرفان کے دِن رات جدا ہوتے ہیں

مستی ء عشق میں بھی راہ دِکھا سکتے ہیں
غش کی حالت میں بھی یہ قبلہ نما ہوتے ہیں

شاہ بھی آئیں تو با اِذنِ قلندر آئیں
دَر پہ "بے دَر" کے شہنشاہ، گدا ہوتے ہیں

اِس لیے دے نہیں پاتے کسی گالی کا جواب
وَقتِ دُشنام بھی یہ محوِ دُعا ہوتے ہیں

جام ہے جتنا ، سمندر بھی اُٹھا لو اُتنا
دِل بڑا ہو تو کرشمے بھی عطا ہوتے ہیں

پھول کی لاش سے بھی خوشبو ہی آتی ہے جناب
رَنگ تتلی کے کتابوں میں سدا ہوتے ہیں

شانِ دَرویش کے کیا کہنے، یہ مر کر بھی **قیسؔ**
ایک دُنیا کے لیے راہِ بقا ہوتے ہیں

دُور سے ہی سلام ہے صاحب

دُور سے ہی سلام ہے صاحب
حُسن ہم پر حرام ہے صاحب

ہم جنونی ، مسافرانِ دار
عشق اَپنا اِمام ہے صاحب

عشق تو جاں کنی میں سجدے کو
عمر بھر کا قیام ہے صاحب

دائروں میں کٹے گی سب کی حیات
آرزُو سب کی خام ہے صاحب

اِک ملاقات کا بکھیڑا ہے
زِندگی ایک شام ہے صاحب

جب تلک لکھنے والا زِندہ ہے
ہر غزل ناتمام ہے صاحب

آنکھ بند کر کے لیجیے وُہ کتاب
قیسؔ کا جس پہ نام ہے صاحب

وَلی کے جو رُخ پر جلال آ گیا

وَلی کے جو رُخ پر جلال آ گیا
سمندر میں تہہ تک اُبال آ گیا

بنا پائے تعلیم دینے لگے
قلندر پہ ایسا کمال آ گیا

نگاہوں میں جب حُسن پیدا ہُوا
ہر اِک شے پہ حُسن و جمال آ گیا

فقیروں پہ توبہ ہے واجب وَہاں
خطا کا جہاں کچھ خیال آ گیا

فرشتوں نے صف باندھ لی عشق کی
اَذاں دینے صدقِ بِلال آ گیا

لکھا لیس کمثلہ ریت پر
جو دِلبر کی بابت سوال آ گیا

جو دی قیسؔ مُرشِد نے من میں اَذاں
اِمامت کو خود ذُوالجلال آ گیا

چراغ لے کے ستارے تلاش کرتے ہیں

چراغ لے کے ستارے تلاش کرتے ہیں
خدا کے بعد سہارے تلاش کرتے ہیں !

کسی عزیزِ دِل و جاں کی ہے تلاش ہمیں
ہمیں عزیز ، ہمارے تلاش کرتے ہیں

گھٹا، پرندے، ہَوا، تتلیاں، دَھنک، خوشبو
تمھیں یہ سارے کے سارے تلاش کرتے ہیں

ہر ایک چیز کے جوڑے ہیں تو ہمارے صنم
خدا نے ہوں گے اُتارے، تلاش کرتے ہیں

ستارے رہنے دے، گھر لوٹ آ مرے جگنو
تجھے اَندھیروں کے مارے تلاش کرتے ہیں

سُکونِ قلب کی خواہش ہے وُہ بھی دُنیا میں
بھنور کے "دِل" میں کنارے تلاش کرتے ہیں

زَمیں پہ ہر کوئی بے آسرا ہے ہم سا **قیسؔ**
زَمیں کے نیچے سہارے تلاش کرتے ہیں

اَشک در اَشک، دُہائی کا ثمر دیتے ہیں

وَسوسے ، جان مری صرف ضرر دیتے ہیں
کام دَرویشوں سے جو کہہ دو وُہ کر دیتے ہیں

اَشک پلکوں پہ بھی تاثیر تو رَکھتے ہیں مگر
اَشک جو دِل پہ گریں ، دُگنا ثمر دیتے ہیں

وادیٔ حُسن کے نقاش ، شریر اِتنے ہیں
چشمِ گمراہ کو بھی راہ گزر دیتے ہیں

آپ کیا دیتے ہیں اِس حُسن کی رَعنائی کو
جس کے " دیدار " کو ہم خونِ جگر دیتے ہیں

محوِ حیرت ہوں کہ گلدستے پہ بیٹھے بھنورے
فتوے عشاق پہ بے خوف و خطر دیتے ہیں

ساقیٔ مستِ اَلست اَپنی پہ آ جائیں تو
اِک نظر دیکھ کے " میخانے " کو بھر دیتے ہیں

چشمِ مرشد ہی نہیں چشمۂ فیضانِ بشر
قیسؔ کچھ دَستِ حنائی بھی نظر دیتے ہیں

عشق جس کو ملنگ کرتا ہے

عشق جس کو ملنگ کرتا ہے
دیوتاؤں سے جنگ کرتا ہے

بھنورا پیدائشی نہیں دِل پھینک
رَنگ غنچوں کا تنگ کرتا ہے

اُس فرشتے کے ہاتھ چوموں جو
آسمانوں کو رَنگ کرتا ہے

کام کرتی ہے ، آدمی کا زَبان
کام بچھو کا ، ڈَنگ کرتا ہے

ذِہن کرتا ہے شاعری میرا
یار کا اَنگ اَنگ کرتا ہے

ماسوا حُسن کے ہر آفت سے
ماں کا تعویذ جنگ کرتا ہے

شعر پر دَنگ سوچتے ہیں دوست
قیس کو کون دَنگ کرتا ہے

سُکُوتِ شب سے، کسی شب، کلام کر تو سہی

سُکُوتِ شب سے ، کسی شب ، کلام کر تو سہی
جواب دِل تجھے دے گا ، سلام کر تو سہی

حیاتِ ثانی کی خوشیاں ، کنیز ہوں گی تری
حیاتِ فانی کے غم اُس کے نام کر تو سہی

خدا کا ہاتھ ، تِرے سَر کو چھُو رَہا ہو گا
رَہِ خدا میں ذِرا اِہتمام کر تو سہی

ہر ایک ذرے کی تسبیح سن سکے گا دوست !
خیالِ غیر کو ، خود پر حرام کر تو سہی

تِری مَدد کو ، فرشتے بھی آئیں گے لیکن
جو تجھ سے ہو سکے ، وُہ اِنتظام کر تو سہی

اَو ! بادشاہوں کے آگے ، اَدَب کی اعلیٰ مثال !
حضورِ رَبّی کا ، "کچھ" اِحترام کر تو سہی

پرندگانِ چمن ، سُر میں "عشق" کُوکیں گے
سُرُودِ قیسؔ کی ، تعلیم عام کر تو سہی

فارغِ العقل اِنقلابی ہُوں

فارغِ العقل اِنقلابی ہُوں
میں فقیہ الزماں شرابی ہُوں

جدِ اَمجد ہُوں ہر بغاوَت کا
میں عزازیل کا صحابی ہُوں

جیتنے والوں کی شکستِ فاش
اہلِ دوزخ کی کامیابی ہُوں

بے حجابوں کی پردگی ہُوں میں
اہلِ محمل کی بے حجابی ہُوں

ہے گھڑوں کا پہاڑ میرے پاس
کشتیٔ نوح ! میں چنابی ہُوں

بات کرتا ہُوں صرف ایک ہی میں
لال ، پیلا ، ہرا ، گلابی ہُوں

دَشت سے ہُوں بلا مقابلہ **قیسؔ**
میں شہنشاہ ، اِنتخابی ہُوں

دُوسرا ہر خیال خامی ہے

دُوسرا ہر خیال خامی ہے
عشق میں اِعتدال خامی ہے

صاف رَنگ و جمال خامی ہے
غالبا ہر کمال خامی ہے

آنکھ سے سوچتے ہیں اَکثر لوگ
گال اور اِتنا لال خامی ہے

حُسن کو چومنا گناہ نہیں
چومنے پر ملال خامی ہے

اَپنوں سے نوک جھونک کے دوران
دُوسروں کی مثال خامی ہے

صرف فردوس مانگنے والے
غالباً بھیڑ چال خامی ہے

موت پر **قیسؔ** جشن بنتا ہے
شادِیوں پر جنجال خامی ہے

آپ کا شکریہ

اتنے مصروف دور میں اس عاجزانہ کاوش کو چند لمحے دینے پر میں تہہِ دل سے آپ کا شکر گزار ہوں۔ اپنے پسندیدہ شعر سے متعلق رائے دینے یا اپنے قیمتی مشوروں سے نوازنے کے لیے ضرور رابطہ کیجیے۔ سدا خوش رہیے۔ خدا حافظ

شہزاد قیسؔ۔ لاہور